گیارہویں

اولیأ و علماء کی نظر میں

مفسر اعظم پاکستان شیخ الحدیث والقرآن

حضرت مولانا محمد فیض احمد اویسی رضوی

باہتمام:

الحاج محمد احمد قادری اویسی کراچی

ناشر

اداره تالیفات اویسیه

0321-6820890
0300-6830592

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لا نبی بعدہ

پیش لفظ

اما بعد! گیارہویں شریف ایسا نیک عمل ہے کہ صدیوں سے مسلمانوں میں جاری ہے لیکن تحریکِ وہابیت کے بعد گوناگوں اعتراضات کی زد میں ہے۔ فقیر نے اس رسالہ میں ثابت کیا ہے کہ گیارہویں شریف ایصالِ ثواب کا دوسرا نام ہے اسی لئے اصولی طور پر تو اس پر کوئی اعتراض نہیں، ہاں جاہلوں کا منہ کون بند کرے۔ فقیر کے اس رسالہ سے ایسے جاہلوں کو دندان شکن جواب دیا جاسکتا ہے۔ عرصہ سے اس کا مضمون تیار تھا مولیٰ عزّ وجل بطفیل حبیبِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وبصدقہ غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقیر اور ناشر کی مساعی قبول فرما کر ہم سب کیلئے توشہ راہ آخرت اور مستفیدین کیلئے مشعل راہ ہدایت بنائے۔ آمین

مدینے کا بھکاری الفقیر القادری ابوالصالح

محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہٗ

بہاول پور۔ پاکستان

۲۳ جمادی الاوّل ۱۴۲۱ھ

۲۴ اگست ۲۰۰۰ء بروز جمعرات

علامہ فیض عالم بن مُلاّ جیون علیہ الرحمۃ

طعامیکہ روز عاشورہ بروحانیت حضرت امامین شہیدین سیدی شباب اہل جنت ابی محمدن الحسن و ابی عبداللہ الحسین تیار میکنند ثواب آں برائے خدانیاز آنحضرت میکنند واز ہمیں جنس است طعام یازدہم کہ عرس حضرت غوث الثقلین کریم الطرفین قرۃ العین الحسنین محبوب سبحانی قطب الربانی سیّدنا ومولانا فرد الافرادابی محمدن الشیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی است چوں مشائخ دیگر راعرس بعدسال معین میکروندآنجناب راہر درماہے قرار دادہ اند۔

(ترجمہ) عاشورہ کے روز امامین شہیدین سیدنا شباب اہل الجنۃ ابو محمد حسن اور ابوعبداللہ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کیلئے کھانا تیار کرتے ہیں۔ خداتعالیٰ کی بارگاہ میں اس کی نیاز کا ثواب ان کی روح پُرفتوح کو پہنچاتے ہیں اور اسی قسم میں سے گیارہویں شریف کا کھانا ہے جوکہ حضرت غوث الثقلین، کریم الطرفین، قرۃ العین الحسنین محبوب سبحانی، قطب ربانی سیدنا ومولانا فرد الافراد ابو محمد شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرس مبارک ہے۔ دیگر مشائخ کا عرس سال کے بعد ہوتا ہے۔ حضرت غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرس مبارک ہر ماہ ہوتا ہے۔ (وجیز القراط فارسی صفحہ ۸۲)

شاہ ابو المعالی علیہ الرحمۃ

شاہ ابو المعالی قادری لاہوری علیہ الرحمۃ نے تحفہ قادری صفحہ ۹۰ پر سرکارغوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عرس مبارک کے متعلق تحریر فرمایا ہے۔

علامہ بر خوار دار علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

علامہ برخوردار محشی نبراس علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ممالک ہندوسندھ وغیرہ میں آپ کا عرس ۱۱ ربیع الثانی کو ہوا کرتا ہے۔ اس میں انواع واقسام کے طعام وفواکہ حاضرین علماء واہل تصوف، فقراء ودرویشاں کے پیش کئے جاتے ہیں۔ وعظ اور بعض نعتیہ نظمیں بھی بیان ہوتی ہیں۔ اس عرس شریف میں ارواحِ کاملین کا بھی حضور ہوتا ہے خصوصاً آپکے جدِامجد حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا ابوالائمۃ الاتقیاء بھی تشریف لاتے ہیں۔ کما ثبت عند ارباب المکاشفۃ (سیرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ، صفحہ ۲۷۵)

علامہ برخوردار محشی نبراس علیہ الرحمۃ کی تصنیفِ لطیف 'سیرت غوثِ اعظم' کے صفحہ ۲۷۶ کے حاشیہ پر گیارہویں شریف کی ابتداء اس طرح لکھی ہے کہ پیر عبدالرحمٰن نے اس کی وجہ یہ لکھی ہے کہ پیرانِ پیر حضرت غوث الاعظم ہر گیارہویں کو حضرت سیّدالانبیاء کا عرس کیا کرتے تھے۔ اس لئے غوث اعظم علیٰ نبینا وعلیہ السلام کے چونکہ شیدائی تقلید و اطاعت آنجناب گیارہویں کرتے ہیں۔ چونکہ یہ انتساب بآں عالی جناب تھا۔ فلہٰذا بطریق (تتبیع فاطمہ) گیارہویں حضرت پیرانِ پیر مشہور ہوئی۔ (ایضاً (حاشیہ) ص ۲۷۶)

داراشکوہ اور علامہ مفتی غلام سرور علیہما الرحمۃ

داراشکوہ نے سفینۃ الاولیاء صفحہ ۷۲ میں اور مفتی غلام سرور لاہوری علیہما الرحمۃ نے خزینۃ الاصفیاء فارسی جلد ۱ صفحہ ۹۹ میں سیّدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عرس اور گیارھویں شریف کے جواز کے متعلق تحریر فرمایا ہے۔

حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

دیوبندی اکابر کے پیر و مرشد حاجی امداد اللہ مہاجر مکی گیارھویں شریف اور بزرگانِ دین کے عرس مبارک کے متعلق فرماتے ہیں، پس بہ ہیئت متوجہ ایصال کسی قسم کے ساتھ مخصوص نہیں اور گیارھویں حضرت غوثِ پاک قدس سرہ کی دسویں، بیسویں، چہلم، ششماہی، سالانہ وغیرہ اور توشہ حضرت شیخ احمد عبدالحق ردولوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور سہ منی حضرت شاہ بوعلی قلندری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وحلوائے شب برأت اور دیگر طریق ایصالِ ثواب کے اسی قاعدے پر مبنی ہیں۔ (فیصلہ ہفت مسئلہ صفحہ ۸ مطبوعہ دیوبند)

فائدہ...... حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کو اہلحدیث کے ہفت روزہ 'الاعتصام' لاہور میں آسمانِ ملت پر دینِ ہدیٰ کے درخشندہ ستارے، دنیائے علم وادب میں شاندار مقام حاصل کرنے والا لکھا ہے۔ (الاعتصام لاہور صفحہ ۷۔ ۹ مارچ ۱۹۵۶ء)

انتباہ...... ممکن ہے غیر مقلد حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کی نہ مانیں لیکن دیوبندیوں کو تو ضرور ماننا چاہیے کیونکہ آپ ان کے پیر و مرشد ہیں اور مرشد کا گفتہ "گفتہ اللہ بود" مُسلّم قاعدہ ہے۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ یہ اس مرشد کی بھی نہیں مانیں گے بلکہ اس مرشد کی مانیں جوان جیسوں کا بڑا مرشد ہے۔

واہ ابن تیمیہ (علیہ ما علیہ)

نجدی اور غیر مقلدین وہابی اور بعض دیو بندی ابن تیمیہ کو شیخ الاسلام مانتے ہیں بلکہ تجربہ کر لیں کہ جملہ عالم اسلام کے علماء اور مجتہدین ان کے نزدیک ابن تیمیہ کے بالمقابل کچھ نہیں لیکن وہ بھی لنگرِ غوثیہ کیلئے تیس اونٹوں کا بوجھ بھجواتا تھا۔ چنانچہ علامہ ابراہیم دوربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں: (ترجمہ) علامہ ابن تیمیہ دمشق (شام) سے نذرانے اور لنگر غوثیہ کیلئے ربیع الاول کے اواخر میں تیس اونٹوں کا بوجھ بغداد بھیجتا تھا۔ (از نام ونسب صاحبزادہ گولڑوی)

گیارہویں شریف...... ابن تیمیہ حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال کے بعد دمشق میں پیدا ہوا اور خوب چمکا۔ ممکن ہے اپنی ذات کو چمکانے کیلئے ابتدائی دور میں یہ کھیل کھیلا ہو ورنہ وہ اولیاء دشمنی بالخصوص حضور غوث اعظم علیہ الرحمۃ کیلئے ہمارے دور کے وہابیوں نجدیوں کا تو امام تھا۔ لیکن یقین مانئے کہ یہ سارا ساز وسامان تھا گیارہویں شریف کیلئے کیونکہ ربیع الاوّل کی آخری تاریخوں سے اونٹوں کا قافلہ دمشق سے چل کر ربیع الثانی کے پہلے ہفتے میں ہی پہنچ سکتا ہے اور یہی ہفتہ گیارہویں شریف کے لنگر کیلئے سامان جمع کرانے کا ہے۔ دمشق سے بغداد تک جانے والے زائرین فقیر کے تخمینہ کی تصدیق کریں گے جبکہ یہ سفر خود فقیر نے بس کے ذریعہ ربیع الثانی ۱۴۲۱ھ پہلے ہفتہ میں کیا ہے۔ دمشق سے بغداد تک صحرا ہی صحرا اور بیابان علاقہ جات کہ بس ایئر کنڈیشن کے سفر سے ہمارا حال دیدنی تھا تو ان کا سفر کیسے طے ہوتا ہوگا جو صدیوں پہلے پیدل یا اونٹوں وغیرہ کے سفر کرتے تھے۔

انکشاف اُویسی غفرلہٗ...... ابن تیمیہ متلون مزاج تھا موج میں آیا تو لکھ دیا کہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نعل پاک کو نُعیل (تصغیر) سے کہنا اور مدینہ کی گرد وغبار کی توہین کفر اور قائل واجب القتل ہے اس پر 'الصارم المسلول' ایک ضخیم کتاب لکھ دی پھر دماغ خراب ہوا تو لکھ دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مزار کی زیارت کی نیت سے سفر کرنا حرام ہے اس پر عالم اسلام کے علماء کرام واولیاء عظام نے احتجاج کیا تو حکومتِ وقت نے ابن تیمیہ کو قید کر دیا اور اسی قید میں ہی مرا۔

تفصیل دیکھئے فقیر کا رسالہ 'ابن تیمیہ وعلمائے ملت' اسی متلون مزاجی کا نتیجہ ہوا کہ ابتداء میں گیارہویں شریف کیلئے اونٹوں کی قطار نذرانہ کے طور پر لنگر غوثیہ میں بھیجتا رہا پھر دماغ خراب ہوا تو کتاب 'الوسیلہ' لکھ کر ثابت کیا کہ انبیاء واولیاء کو وسیلہ بنانا شرک ہے وہ زندہ ہوں یا مردہ بلکہ مردہ تو خود ہماری دعاؤں کا محتاج ہے پھر وہ ہماری خاک مدد کرے گا وغیرہ وغیرہ۔

نظم گوہر

جب اپنے غوثِ پاک کی آتی ہے گیارہویں!
سب کو بہار تازہ دِکھاتی ہے گیارہویں!

ہوتی ہیں دھوم دھام سے عالم میں مجلسیں
کانوں کو مدحِ غوث سناتی ہے گیارہویں

اجر عظیم اہل مجلس کو ملتے ہیں
رحمت خدائے پاک کی لاتی ہے گیارہویں

کیسے تزک سے ہوتی ہیں ہر سمت محفلیں
منکر کو دبدبہ یہ دکھاتی ہے گیارہویں

ہوتا ہے ہر مرید کا کیا باغ باغ دل
گل گلشن جماعت دکھاتی ہے گیارہویں

مشتاق دل مریدوں کا ہوتا ہے شادماں
مثل عروس جلوہ دکھاتی ہے گیارہویں

گوہر بنا قصیدہ سنانے کا ہے تو شوق
لیکن یہ دیکھنا ہے کب آتی ہے گیارہویں

بگوائے اہل سنت روز و شب از صدق ایقانی
اغثنا یا رسول اللہ! مدد! اے شاہِ جیلانی

فائدہ...... مولانا غلام رسول گوہر قصوری مرحوم حضرت امیر الملۃ سیّدنا پیر جماعت علی شاہ صاحب علی پوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے صادق مرید تھے۔ نقشبندی ہونے کے باوجود حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق اپنے رسالہ انوار الصوفیہ (قصور) میں تحقیقی مضامین سپرد قلم فرمائے۔ گیارہویں پر بہترین رسالہ لکھا اس رسالہ میں فقیر نے ان کے مضامین بھی سپرد قلم کئے ہیں۔

گیارھویں کیا ہے ؟

رسالہ ہٰذا کی ابتداء میں فقیر نے عرض کیا ہے کہ گیارھویں دراصل وہی ایصالِ ثواب ہے جو قرآن مجید و احادیثِ مبارکہ سے ثابت ہے جسے حضور غوثِ اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالٰی عنہ کی وجہ سے نام تبدیل کیا گیا ہے اور قاعدہ عرض کیا ہے کہ شئے کے نام بدلنے سے کام نہیں بگڑتا مثلاً حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں تعلیم گاہ کا نام صُفّہ تھا اور اب اس کے کئی نام ہیں، مدرسہ، مکتب، اسکول وغیرہ وغیرہ۔

اور یہ گیارھویں بھی وہی ایصالِ ثواب ہے اس کا طریقہ ہر جگہ اکثر یونہی ہے کہ حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کیساتھ عقیدت و محبت رکھنے والے بہ تقاضائے عشق و محبت گیارھویں کے دِن یا اس سے اوّل یا بعد کو محفل گیارھویں کو زیب و زینت بخشتے ہیں اور آپ کا تذکرہ منظوماً و منثوراً کرتے ہیں اور واعظین وعظ فرماتے اور نعت خوانانِ خوش الحان نعتیں پڑھتے ہیں اور سب حاضرین محفل ادب سے بیٹھتے ہیں اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر دُرود شریف کثرت سے پڑھتے ہیں اور اخیر میں نیاز تقسیم کرتے ہیں اور کبھی بغیر محفل جمائے ویسے ہی ختم دِلاتے ہیں اس میں شرعاً کوئی قباحت نہیں چنانچہ حضرت عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے لکھا فرمایا کہ

دوم آنکہ بہ ہیئتِ اجتماعیہ مردماں کثیر جمع شوند و ختم کلام اللہ کنند و فاتحہ بر شیرینی یا طعام نمودہ تقسیم درمیان حاضرین نمایند ایں قسم معمول در زمانہ پیغمبر خدا و خلفاءِ راشدین نبود اگر کسے ایں طور بکند باک نیست زیرا کہ دریں قسم قبح نیست بلکہ فائدہ احیاء و اموات را حاصل می شود (فتاویٰ عزیزی، صفحہ ۴۰)

ہر سال ایک معین تاریخ پر بزرگوں کی قبور کی زیارت کے واسطے جانے کے سوال کے جواب میں آپ نے فرمایا کہ بزرگوں کی زیارت کیلئے جانے کی تین صورتیں ہیں ایک یہ ہے کہ ایک یا دو شخص عام لوگوں کی اجتماعی ہیئت کے بغیر بزرگوں کی قبور پر محض زیارت اور استغفار کیلئے جائیں اس قدر از روئے روایات ثابت ہے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ بہت سے لوگ ہیئتِ اجتماعیہ کیساتھ جمع ہوں اور کلام شریف کا ختم کریں اور مٹھائی طعام پر فاتحہ پڑھ کر حاضرین میں تقسیم کریں یہ قسم پیغمبر خدا اور خلفاءِ راشدین کے زمانہ میں عمل میں نہیں آئی۔ اگر کوئی شخص اس طرح کرے تو مضائقہ نہیں اس لئے کہ اس میں کوئی برائی نہیں بلکہ اس سے زندوں اور مردوں کو فائدہ حاصل ہوتا ہے۔

فائدہ...... اس سے ثابت ہوا کہ اسی طرح اگر کوئی شخص بہت سے لوگوں کو جمع کر کے حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روح مبارک کوثواب پہنچانے کی نیت سے کلام اللہ شریف کا ختم کر کے یا وعظ شریف کروا کر یا دُرود شریف پڑھوا کر یا نعت خوانی کروا کر مٹھائی یا کھانے پر ختم شریف پڑھ کر حاضرین محفل میں تقسیم کرے تو کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ اس میں کوئی برائی نہیں ہے بلکہ اس میں زندوں اور مردوں کا فائدہ ہے۔ زندہ دِلوں سے پوچھئے کہ گیارھویں شریف کرنے سے کتنی برکتیں ہوتی ہیں تفصیل کیلئے فقیر کا رسالہ مطبوعہ 'برکات وفضائل گیارھویں شریف' پڑھئے۔ اور عام مردوں کو یوں فائدہ نصیب ہوتا ہے کہ حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ جملہ مومنین ومومنات کیلئے جوفوت ہو چکے ہیں دعائے مغفرت کی جاتی ہے اور زندوں کا ایک فائدہ یہ ہے کہ ان کیلئے دعائیں مانگی جاتی ہیں اور اس کے علاوہ انہوں نے وعظ شریف اور نعت خوانی سن کر اور علماء ومشائخ کی جو اس پاک محفل میں آئے ہیں زیارت کر کے ثوابِ عظیم حاصل کیا اور ایسی نیک محفلوں میں بیٹھنا بھی بڑی سعادت ہے۔

حدیث شریف میں ہے: هو قوم لا يشقى جليسهم وہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کا ہم نشین بد بخت نہیں رہتا۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جنت میں سرخ یاقوت کے ستون ہونگے ان کے دروازے کھلے ہونگے وہ اسطرح روشن ہونگے جس طرح ستارے۔ آپ سے پوچھا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! ان میں کون رہیں گے؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جو ایک دوسرے سے محض اللہ ہی کے واسطے ملتے ہیں اور محبت کرتے ہیں۔ طبرانی میں ایک حدیث ہے کہ جب ایک مسلمان دوسرے مسلمان کی زیارت کیلئے گھر سے نکلتا ہے تو ستر ہزار فرشتے اسے رُخصت کرتے ہیں اور اس کیلئے مغفرت کی دعا کرتے ہیں اگر کوئی نیک مجلس میں بیٹھتا ہے تو ایسی دس بری مجلسوں میں بیٹھنے کا کفارہ ہو جاتا ہے۔

فائدہ...... گیارھویں شریف کی مجلس جس میں اللہ جل جلالہٗ اور اسکے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر ہوتا ہے اور اس کے اولیاء کے احوال بیان کئے جاتے ہیں، دُرود شریف پڑھا جاتا ہے، نعت خوانی ہوتی ہے۔ اہل ایمان اللہ ہی کیلئے ایک جگہ پر محبت کیساتھ بیٹھتے ہیں اس میں آنے والوں کو کتنا فائدہ حاصل ہوتا ہوگا؟ یہ تو وہی سمجھ سکتے ہیں جنہیں اولیائے کرام سے عقیدت ہے لیکن جنہیں اولیائے کرام سے بغض وعناد ہے انکا حال دورِ حاضرہ میں کسی سے مخفی نہیں ہزاروں واقعات ہر سُنّی مسلمان کے سامنے وہابیوں دیوبندیوں کی طرف سے پیش ہوتے ہیں۔ ایک واقعہ حضرت امیر الملۃ سیّدنا پیر جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ملاحظہ ہو۔

فرمایا کہ میں ایک دفعہ حیدرآباد میں تھا، سنا کہ ایک شخص نے امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فاتحہ کر کے بریانی پکا کر لوگوں کو کھلائی اور پڑوسی کے مکان میں بھی کچھ کھانا بھیج دیا، پڑوسی مرد گھر پر نہ تھا اس کی عورت نے کھانا لے لیا جب مرد واپس آیا تو مرد سے بیان کیا کہ پڑوسی نے کھانا بھجوایا ہے، مرد نے دریافت کیا کہ کس قسم کا کھانا ہے؟ معلوم ہوا کہ حضرتِ امام حسین رضی اللہ عنہ کی فاتحہ کا کھانا ہے پڑوسی مرد نے یہ سنتے ہی اس کھانے کو جو عمدہ قسم کی بریانی تھی اپنے گھر کے باہر موری غلاظت کی بہتی تھی اس میں لیجا کر پھینک دیا نہ صرف پھینک دیا بلکہ جوتے سے روندڈالا اور کہا کہ اس پر غیر اللہ کا نام آیا اس لئے یہ کھانا تو خنزیر سے بھی زیادہ پلید ہو گیا اور کھانے کے لائق نہ رہا۔

اب اس بارے میں مسئلہ سناتا ہوں غور سے سنو! پنجاب میں مَیں ایک دن گھوڑے پر سوار کسی گاؤں کو جا رہا تھا۔ راستہ میں ایک زمیندار نے ایک کھیت سے آ کر میرا گھوڑا روک کر کہا کہ مسئلہ سمجھا دو۔ میں نے کہا کون سا؟ اس نے کہا رات کو ہمارے گاؤں میں ایک مولوی آیا، اس نے ساری رات ہماری نیند خراب کی اور یہی کہتا رہا کہ جس چیز پر غیر اللہ کا نام آئے وہ حرام ہو جاتی ہے کیا یہ سچ ہے؟ میں نے کہا کہ یہ کھیت کس کا ہے؟ کہنے لگا میرا ہے۔ اس کیساتھ ایک بچہ بھی تھا، میں نے دریافت کیا یہ بچہ کس کا ہے؟ اس نے کہا میرا ہے۔ اس کے ساتھ بیل بھی تھے، میں نے پوچھا یہ بیل کس کے ہیں؟ اس نے کہا میرے ہیں۔ اس پر میں نے کہا کہ مولوی کے کہنے کے مطابق تیرا کھیت تجھ پر حرام ہو گیا اور تیرا بچہ بھی حرام کا ہوا اور تیرے بیل بھی تیرے لئے حرام ہو گئے، اس وجہ سے کہ ان پر تیرا نام آیا، حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ اس نے ہاتھ جوڑ کر کہا میں نے مسئلہ سمجھ لیا ہے میں نے اس سے کہا کہ اس سے آگے بھی سمجھ لے اس مولوی سے میری طرف سے پوچھو کہ اسکی ماں پر کس کا نام پکارا جاتا تھا، ربّ کی جورو پکاری جاتی تھی یا اس کے باپ کی جورو۔ یاد رکھو کہ کوئی چیز کسی انسان پر حلال نہیں ہوتی جب تک اس چیز پر اللہ کے بغیر کسی اور چیز کا نام نہ آئے، نکاح اسی غیر اللہ کے نام کے آنے کا نام ہے ورنہ کسی لڑکی کو اللہ کی بندی کہہ دیا جائے اور کسی کے نام سے اس کو مقید نہ کیا جائے وہ کسی پر حلال نہیں ہو سکتی۔ (ملفوظاتِ امیرِ ملت، صفحہ ۱۳۳ مطبوعہ قصور)

خلاصہ یہ کہ گیارھویں شریف کا مطلب یہ ہے کہ حلال، پاک چیز از جنس ماکول و مشروب تیار کر کے فقراء و مساکین وغیر ہم کو کھلا پلا کر اس کا ثواب حضور پُر نور حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روح کو پہنچایا جاتا ہے۔

گیارھویں کی وجہ تسمیہ

کلیات جدولیہ فی احوال اولیاء اللہ، المعروف بحفۃ الابرار، صفحہ ۲۹ میں ہے بحوالہ تکملہ ذکرالاصفیاء گیارھویں کی وجہ تسمیہ یہ لکھی ہے کہ آپ ہر ماہ میں گیارہ تاریخ چاند کو عرس رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا کرتے تھے اس وجہ سے گیارھویں آپ کے نام سے مشہور ہے۔

انوار الرحمٰن (فارسی مطبوعہ لکھنؤ، صفحہ ۹۷ میں ہے، جب کسی جانور یا چیز پر کسی بزرگ، نبی یا ولی کا نام لیا جائے مثلاً پیر کا بکرا، اسماعیل کی بھیڑ، عبدالجبار کا دُنبہ، غوثِ پاک کا دنبہ، غوث اعظم کی گیارھویں تو اس جانور کو خدا کا نام لے کر ذبح کیا جائے اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر کھاویں پیویں تو حلال اور طیب ہے اور وہ چیز بابرکت ہوجاتی ہے اور خوش اعتقاد کی روحانی، جسمانی بیماریاں اس کے استعمال سے دُور ہوجاتی ہیں۔ پیر کا بکرا اور اسماعیل کا دنبہ کہنے سے وہ حرام نہیں ہوجاتے، جیسے بحیرہ، سائبہ، وصیلہ، حام جو کافر لوگ بتوں کے نام سے منسوب کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا، وہ حلال نہیں، ان میں حرمت کدھر سے آگئی؟ جب اللہ تعالیٰ کا نام لے کر ذبح کیا گیا وہ حلال طیب ہیں۔ خداوند تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے: کلوا مما ذکر اسم اللہ علیہ ہاں اگر بوقتِ ذبح پیر صاحب کا یا کسی اور شخص کا نام لیکر خواہ وہ بت ہو یا دیوی وغیرہ، ذبح کیا جائے تو وہ حرام ہے اور وما اھل لغیر اللہ کا یہی مطلب ہے جس کی تفسیر قرآن مجید نے وما ذبح علی النصب سے کی ہے یعنی جو جانور بتوں کا نام لے کر ذبح کیا جائے وہ حرام ہے۔ (اس مسئلہ کی تحقیق حضرت پیر سیّد مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تصنیف مبارک 'اعلاء کلمۃ اللہ' کا مطالعہ کیجئے یا دیکھئے فقیر کا رسالہ 'پیر کا بکرا')۔

عقیدت کی دنیا

حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے رسالہ 'اعلاء کلمۃ اللہ فی بیانِ ما اہل بہ لغیر اللہ' میں ایک بزرگ کا واقعہ لکھا ہے کہ وہ ایک بکرا گیارہویں شریف کیلئے پرورش کرتے تھے اور سال بھر اس کو خوب کھلاتے پلاتے اور از راہِ محبت اسے اپنی بغل میں لیتے اور اس کو چومتے اور فرماتے اوئے پیر دیا لیلیا! 'لیلا' بکری کے نوعمر بچے موٹے تازے کو کہتے ہیں یعنی اے وہ پیر کا بکرا!

کسی نے کیا خوب فرمایا ہے ؎

سگِ درگاہِ میراں شو چوں خواہی قربِ ربانی
کہ بر شیراں شرف دارند سگِ درگاہِ جیلانی

یونہی امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا واقعہ جو آپ کی گیارہویں کی عقیدت کے بارے میں ہے۔ قابل تقلید ہے اس کی تفصیل دیکھئے فقیر کا رسالہ 'امام احمد رضا کا درسِ ادب' مطبوعہ کراچی۔

حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال گیارہ ربیع الآخر کو ہوا چنانچہ تفریح الخاطر، صفحہ ۱۲۹ میں حضور سیّدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال شریف کے متعلق لکھا ہے، اور آپ کا وصال شریف سوموار کی شب کو عشاء کی نماز کے بعد 11 ربیع الثانی ۵۶۱ھ کو ہوا۔ اور قاعدہ ہے کہ جس تاریخ میں کسی بزرگ ولی اللہ کا وصال ہو اس میں (ایصال ثواب کرنے سے) خیر اور برکت اور نورانیت اکثر اور وافر ہوتی ہے مگر دوسرے دِنوں میں وہ خیر و برکت اور نورانیت حاصل نہیں ہوتی۔ چنانچہ مشائخ مغرب نے ذکر کیا ہے کہ جس دن کہ وہ ولی اللہ درگاہِ الٰہی اور جنت میں پہنچے اسی دن خیر و برکت اور نورانیت کی اُمید دیگر دِنوں کی بہ نسبت زیادہ ہوتی ہے۔

اور آداب الطالبین میں ہے، جب تو کسی ولی اللہ یا اللہ کے نیک بندے کا ختم دِلانا چاہے تو اس کے انتقال (وصال) کے دن اور اس ساعت کا خیال رکھ کیونکہ موتی کی روحیں ہر سال ایام اعراس (اس کے دنوں میں) اس مکان میں اسی ساعت میں آتی ہیں، جب تو اس دن اس ساعت کھانا کھلائیگا اور پانی پلائیگا اور قرآن کریم اور دُرود شریف اور صحیح اور مؤدب کلام باشرع حضرات سے بہ حسن صورت پڑھوا کر ایصال ثواب کرے گا تو ان کی روحیں خوش ہوں گی اور باقی محفل اور صاحبِ خانہ کیلئے دعائے خیر کریں گی اور اس تاریخ اور ساعت میں ایصال ثواب کرنے میں تاثیر بلیغ ہے اگر اس کا عکس ہوگا یعنی بے نماز، بے دین، تارکِ سنت، گستاخ، بیہودہ اور لایعنی کلام پڑھنے والے ہوں تو وہ مقبول خدا بددعا کریں گے۔

تبصرہ اُویسی غفرلہٗ...... یہی وجہ ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سال کے ابتداء میں ہر سال شہدائے اُحد کے مزارات پر تشریف لے جاتے اور خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا یہی حال رہا پھر تابعین سے تا حال اہلسنّت کے علماء و مشائخ کے اعراس یوم وصال میں پابندی سے کئے جا رہے ہیں اس کی یہی وجہ ہے کہ صاحبِ عرس کی یوم وصال خصوصی توجہ ہوتی ہے۔ تفصیل دیکھئے فقیر کے رسالے 'عرس کا ثبوت' میں۔

گیارھویں والا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ گیارھویں کے دن آنے والی شب بارھویں کی مناسبت سے نہایت شان وشوکت سے رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نیاز پکا کر فقراء ومساکین کو کھلاتے زندگی بھر یہی طریقہ بالالتزام رہا اور اعزہ واقارب کو اس کے قائم رکھنے کی وصیت کی اسی معنٰی پر سرکارِ بغداد غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ "گیارھویں والے" کے نام سے مشہور ہوگئے اور خود گیارھویں ان کے نام سے مشہور ہوئی۔

چنانچہ مولانا گوہر مرحوم نے مولانا کریم بخش مرحوم کے حوالہ سے عبارت ذیل نقل فرمائی:۔

درخواں آوردہ است حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ در کتاب مسئلہ معلوم نمود کہ سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یازدہم ماہِ ربیع الاوّل رحلت فرمودہ بود پس بریں وتیرہ نیاز یازدہم نیاز آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم طعام پختہ بمسکیناں خوراندے تا زندگی حیاتِ خود زیں وظیفہ گاہے شک نیاورد و رحلت بریں وصیت کرد۔ (رسالہ گیارھویں شریف مطبوعہ قصور)

فائدہ...... یہ چند وجوہ گیارھویں کی تسمیہ کے فقیر کو میسر ہوئے ممکن ہے اور وجود بھی ہوں لیکن حق کے متلاشی کیلئے اتنا کافی ہے ہاں منکر ضدی کیلئے ہزار وجوہ بھی بے سود ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم

اما بعد! تحریکِ وہابیت سے بہت سے مسائل کھڑے ہوگئے ان میں سے ایک مسئلہ گیارہویں شریف بھی ہے۔ یہ کوئی اختلافی مسئلہ نہ تھا کیونکہ یہ حضور غوثِ اعظم سیّدنا شیخ عبدالقادر جیلانی محبوبِ سبحانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایصالِ ثواب کا نام ہے اور ایصالِ ثواب کے نجدی وہابی دیوبندی منکر نہیں صرف نام اور طریقہ بدلا ہے اور شرعی قانون ہے کہ طریقہ اور نام بدلنے سے شریعت اور کام نہیں بگڑتا۔ جبکہ ایصالِ ثواب کے نام کو "گیارہویں" کہا جاتا ہے تو کوئی حرج نہیں۔ فقیر اس رسالہ میں ان علماء کرام و اولیاء عظام کی عبارات دکھاتا ہے جو تحریک وہابیت سے پہلے اور بعد کو اس کے جواز کے نہ صرف قائل بلکہ عامل تھے۔ اس سے اندازہ لگائیں کہ اسے ناجائز کہنے والے وہابی دیوبندی ہیں اور ان کی اسلاف صالحین کے سامنے کوئی وقعت نہیں اسی لئے اہل اسلام اپنے موقف پہ مضبوط رہیں۔

وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم وصلی اللہ علیٰ حبیبہ الکریم وسلم وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین

وصال غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تاریخ ۱۱ کے نکات

ہر محبوبِ خدا کے وصال کا دن ہزاروں برکتوں سے مالا مال ہوتا ہے اور پیروں کے پیر سیّدنا محی الدین دستگیر شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو جملہ اولیائے کرام کے سردار ہیں ان کے وصال کے دن کی برکات کا کیا کہنا! اس تاریخ ۱۱ کے چند عجیب نکات ملاحظہ ہوں۔

۱......حدیث شریف میں ہے: ان اللہ یحب الوتر (مشکوٰۃ، ترمذی) اللہ تعالیٰ طاق (ایک) ہے اور طاق کو پسند رکھتا ہے۔ گیارہ کا عدد اس لحاظ سے متبرک ہے۔

۲...... یوسف علیہ السلام نے گیارہ ستارے خواب میں دیکھے تھے اور آپ کے گیارہ بھائی آپ کو ایذاء دینا چاہتے تھے مگر بوجہ گیارہ ہونے کے ایذاء دینے میں ناکام رہے۔

۳......فتح الربانی کی مجلس صفحہ ۵۴ میں ذکر ہے کہ سجادے بھی گیارہ ہیں۔

٤......تفسیر عزیزی وغیرہ میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سحر کئے تاگے پر گیارہ گرہیں تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے دفعیہ کیلئے گیارہ آیتیں معوذتین کی نازل فرمائیں، قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کے 9x11=99 نام ہیں اسطرح رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بھی 9x11=99 ہیں۔

۵......غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بھی غوثِ پاک کے وقت میں گیارہ ہزار گیارہ سو اولیاء ہوئے ہیں۔ (فتح العزیز)

٦......صلوٰۃ الاسرار یا نمازِ غوثیہ میں گیارہ مرتبہ دُرود شریف پڑھ کر گیارہ قدم بغداد شریف کی طرف چلنا تعلیم فرمایا گیا ہے۔ (ازہار الانوار)

فائدہ......اس مسئلہ کی تحقیق کیلئے فقیر کا رسالہ 'گیارہ قدم' پڑھئے۔

۷......گیارھویں تاریخ بہت بڑے اعلیٰ امور کی یادگار ہے حضرت علامہ عبدالرحمٰن صفوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا:

(ترجمہ) اللہ تبارک وتعالیٰ نے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی جماعت سے اکرام کیا انبیاء کا، اسی تاریخ میں چُنا آدم کو اور اُٹھایا ادریس کو اور ٹھہرایا سفینۂ نوح کو جُودی پہاڑ پر دن عاشورے کے۔ اور ابراہیم خلیل اللہ کو اللہ تعالیٰ نے بچایا آگ سے دن دسویں کو اور بخشش فرمائی داوٗد کی دن دسویں کو اور ملک واپس دیا سلیمان کو دن دسویں اور نکاح ہوا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اُمّ المؤمنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے دن دسویں اور پیدا فرمایا اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو اور قلم کو اور آدم کو اور حوا علیہم السلام کو دن دسویں کو۔ (نزہۃ المجالس، ج ا ص ۴۷ ا مطبوعہ مصر)

نہ صرف یہ بلکہ بیشمار اور بھی۔ فقیر ایک نقشہ پیش کرتا ہے اس میں واضح ہوگا کہ گیارہ تاریخ میں کیسی کیسی فضیلتیں اور یادگاریں مخفی ہیں۔

نقشہ دن دسواں اور رات گیارھویں

1	قلمِ قدرت کو پیدا فرمانے کا دن	دن دسواں اور رات گیارھویں
2	لوحِ محفوظ پیدا فرمانے کا دن	دن دسواں اور رات گیارھویں
3	قلم کا لوحِ محفوظ پر تقدیرِ عالم لکھنے کا دن	دن دسواں اور رات گیارھویں
4	ساتوں زمینوں کو بنائے جانے کا دن	دن دسواں اور رات گیارھویں
5	ساتوں آسمانوں کو پیدا فرمانے کا دن	دن دسواں اور رات گیارھویں
6	اللہ تبارک وتعالیٰ کا عرش پر غلبہ فرمانے کا دن	دن دسواں اور رات گیارھویں
7	سورج کو پیدا فرما کر روشن کرنے کا دن	دن دسواں اور رات گیارھویں
8	چاند کو پیدا فرما کر تابانی بخشنے کا دن	دن دسواں اور رات گیارھویں
9	ستاروں کو پیدا فرما کر روشنی دینے کا دن	دن دسواں اور رات گیارھویں
10	آسمانوں کو چاند ستاروں اور سورج سے زینت ملنے کا دن	دن دسواں اور رات گیارھویں
11	پہاڑوں کو زمین کی میخیں بنانے کا دن	دن دسواں اور رات گیارھویں
12	سمندروں اور دریاؤں کو پیدا کرنے کا دن	دن دسواں اور رات گیارھویں
13	جنت کو پیدا فرمانے کا دن	دن دسواں اور رات گیارھویں
14	دوزخ کو پیدا فرمانے کا دن	دن دسواں اور رات گیارھویں
15	حوضِ کوثر کو پیدا فرمانے کا دن	دن دسواں اور رات گیارھویں
16	حُوریں پیدا فرمانے کا دن	دن دسواں اور رات گیارھویں
17	غلمان پیدا فرمانے کا دن	دن دسواں اور رات گیارھویں
18	فرشتے پیدا فرمانے کا دن	دن دسواں اور رات گیارھویں
19	رضوان پیدا فرمانے کا دن	دن دسواں اور رات گیارھویں
20	جنت کے محلات تعمیر فرمانے کا دن	دن دسواں اور رات گیارھویں

21	حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول فرمانے کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
22	حضرت ادریس علیہ السلام کو مکانِ بلند ملنے کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
23	حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کو کنارہ ملنے کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
24	حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پیدائش مبارک کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
25	حضرت ابراہیم علیہ السلام کا خلعت خلیلی حاصل کرنے کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
26	حضرت ابراہیم علیہ السلام کیلئے نار کے گلزار بننے کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
27	حضرت داؤد علیہ السلام کی توبہ قبول ہونے کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
28	حضرت ایوب علیہ السلام کی مصیبت دور ہونے کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
29	حضرت موسیٰ علیہ السلام کیلئے دریا میں رستہ بننے کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
30	حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دشمن فرعون کے دریا میں غرق ہونے کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
31	حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دشمن فرعونیوں کے غرق ہونے کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
32	حضرت یونس علیہ السلام کو مچھلی کے پیٹ سے رہائی ملنے کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
33	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمانوں پر اُٹھائے جانے کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
34	حضرت یونس علیہ السلام کے شہر والوں کی توبہ قبول ہونے کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
35	حضرت نوح علیہ السلام اور اُن کے ساتھیوں کے روزہ رکھنے کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
36	حضرت یوسف علیہ السلام کی حضرت یعقوب علیہ السلام سے ملاقات کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
37	کعبہ شریف کا دروازہ کھلنے کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
38	حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
39	حضرت حوا سلام اللہ کی پیدائش کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
40	زندگی کو زندگی ملنے کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں

41	موت کو پیدا کرنے کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
42	حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ذبح عظیم کا لقب ملنے کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
43	ذبیح اللہ کی کامیابی کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
44	شیطان کی ناکامی ونامرادی کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
45	جبریل علیہ السلام کی تخلیق کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
46	جبریل علیہ السلام کو سدرۃ المنتہیٰ کا مقام ملنے کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
47	نواسۂ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شہادت کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
48	حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حقیقی کامیابی کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
49	یزید پلید کی حقیقی موت کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
50	خدا کی رحمتوں کے نزول کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
51	حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی گیارہویں پکانے کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
52	بیت اللہ کا حج قبول ہونے کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
53	قربانی دینے کا پہلا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
54	ارکانِ حج ادا کرنے کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
55	بارگاہِ خداوندی میں دعائیں قبول ہونے کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں

فائدہ...... دسویں دن اور گیارہویں رات کی فضیلتوں اور خصوصیتوں کا اگر پوری تفصیل سے ذکر کیا جائے تو ہزاروں صفحات میں بھی نہیں سماسکتی۔ مختصر طور پر پانچ گیارہویاں یعنی پچپن خصوصیتوں کا اجمالی خاکہ پیش کردینے پر ہی اکتفا کیا جاتا ہے۔

خلاصہ یہ کہ گیارہویں شریف اہل سنت والجماعت کے علماء واولیاء کے نزدیک نہ صرف جائز ہی ہے بلکہ مستحسن اور مفضی الی الخیر الکثیر ہے۔ گیارہویں شریف کرانے والے بدعتی نہیں ہیں بلکہ ان کو بدعتی کہنے والے بدعتی ہیں اس لئے کہ اہلسنّت والجماعت کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں اور صحابہ کے زمانہ میں کسی نے بدعتی نہیں کہا۔ اہل سنت والجماعت کو بدعتی کہنے کی بدعت قرونِ اولیٰ مشہور بہا بالخیر کے بعد کی ایجاد ہے اور طرفہ یہ کہ گیارہویں شریف کا انعقاد بہ ہیئتِ کذائیہ بدعتِ حسنہ ہے اور ہم کو بدعتی کہنے کی بدعت بدعتِ سیئہ ہے جس سے توبہ کرنی لازمی ہے۔ امام عارف باللہ سیدی عبدالغنی النابلسی قدس سرہ القدسی حدیقۂ ندیہ میں فرماتے ہیں جس کا ترجمہ یہ ہے:۔

'نیک بات اگرچہ بدعت و نا پید ہو اس کا کرنے والا سُنّی ہی کہلائے گا اسلئے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نیک بات نیک نیتی سے نیکی نکالنے والا فرمایا تو ہر اچھی بدعت کو سنت فرمایا اسی ارشادِ قدس میں نئی نئی باتیں پیدا کرنے کی اجازت فرمائی اور یہ کہ جو ایسی بات نکالے گا ثواب پائے گا اور قیامت تک جتنے اس پر عمل کرینگے سب کا ثواب اسے ملے گا خواہ اس نے ہی وہ نیک بات پیدا کی ہو اس کی طرف منسوب ہو اور چاہے وہ عبادت ہو یا ادب کی بات یا کچھ اور'

حضرت امام عارف باللہ علامہ عبدالغنی نابلسی دمشقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے قول سے ثابت ہوا کہ گیارہویں بھی ایک نیک بات ہے جس سے مقصود اطعامِ طعام اور ایصالِ ثواب اور تبلیغ دین اور دُرود خوانی اور ذکر واذکار اور تعلیم پند و نصائح اور بہت سے مسلمانوں کا ایک جگہ مل کر بیٹھنا اور علماء وصلحاء کی زیارت کرنا اور حصولِ ثواب کی نیت سے انفاق مال کرنا قلوب میں اثر و رقت کو لینا ہے لہٰذا گیارہویں شریف بھی وہ بدعت ہے جس پر سنت کا اطلاق صحیح ہے، گیارہویں شریف کے مستحسن ہونے کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ جب قرآن شریف پڑھنا، وعظ کرنا، اطعامِ طعام، کسی چیز کا صدقہ کرنا، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نعت پڑھنا' یہ سارے اُمور فرداً فرداً جائز اور مستحب ہیں تو ان کو ایک دن اور ایک مقرر وقت میں جمع کرنے میں تو حرمت کہاں سے آ گئی۔ یاد رکھئے جو چند اُمور الگ الگ جائز ہوں وہ بصورت جمع بھی جائز ہیں جیسا کہ امام حجۃ الاسلام محمد غزالی قدس سرہ 'احیاء العلوم' میں فرماتے ہیں:

ان افراد المباحات اذا جتمعت کان ذلک المجمع مباح

مباح اشیاء کا مجموعہ بھی مباح ہوتا ہے۔

مزید دلائل فقیر کے رسالہ 'گیارہویں کا ثبوت' میں پڑھئے۔

مدینے کا بھکاری الفقیر القادری ابوالصالح

محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہٗ

بہاول پور۔ پاکستان

۲۳ جمادی الاوّل ۱۴۲۱ھ ☆ ۲۴ اگست ۲۰۰۰ء

بروز جمعرات بعد صلوٰۃ الظہر

مقدمہ

چونکہ دلائل گیارہویں فقیر نے ایک علیحدہ رسالے میں لکھے ہیں یہاں صرف علماء کرام کی تصریحات و دیگر عجیب و غریب ابحاث لکھے۔

فضیلت علم و علماء

علماء کا علم اسلام کا ایک بہترین جوہر ہے اور اس جوہر علمی سے ہی اسلام کی بہار ہے جب دنیا سے علم و علماء اُٹھ گئے قیامت ہو جائے گی۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، عالم کی فضیلت عابد پر وہی ہے جیسی میری فضیلت اُمت پر۔ اور حضور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے علماء کو انبیاء علیہم السلام کا وارث بتایا۔ یہی وجہ ہے کہ ہر زمانہ میں علماء کرام کی ہدایات پر اسلام کی نشوونما ہوتی رہتی ہے۔

مسئلہ گیارہویں کا حل بھی علماء کرام و اولیاء عظام سے کرانا چاہیے فقیر چند معتبر مستند علماء کرام و اولیاء عظام رحمہم اللہ تعالیٰ کی تصریحات پیش کرتا ہے تاکہ منکر کو انکار کی گنجائش نہ ہو اور گیارہویں شریف کے عامل کو تسکین و تسلی نصیب ہو۔

عبارات اکابر علماء و اولیاء رحمھم اللہ تعالیٰ

ذیل میں فقیر ان علماء کرام و اولیاء عظام رحمہم اللہ تعالیٰ کی تصریحات عرض کر رہا ہے جن کے سامنے وہابی دیوبندی فضلاء خود کو ان کا طفل مکتب کہلانے سے شرماتے ہیں یہ علماء کرام و اولیاء عظام ہیں جن پر اسلام کو ناز ہے۔

شیخ عبدالحق محدث دھلوی علیہ الرحمۃ

حضرت شیخ عبدالحق محقق برحق محدث بریلوی علیہ الرحمۃ کا ارشاد پیش کیا جاتا ہے۔

وقد اشتھر فی دیارنا ھذا الیوم الحادی عشر وھو المتعارف عند ما مشائخنا من اھل الھند من اولادہ (ماثبت بالسنۃ عربی صفحہ ۶۸)

بے شک ہمارے ملک میں آج کل گیارھویں تاریخ مشہور ہے اور یہی تاریخ آپ کی ہندی اولاد و مشائخ میں متعارف ہے۔

تعارف شیخ عبد الحق محدث دھلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

اشرف علی تھانوی آپ کو حضوری ولی اللہ مانتا ہے۔ (الافاضات الیومیہ) ان شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کے متعلق غیر مقلدین کے نواب صدیق حسن بھوپالی لکھتے ہیں کہ شیخ کی مساعی جمیلہ سے ہندوستان میں حدیث کی بڑی اشاعت ہوئی۔ حدیث اور ترویج سنت میں شیخ موصوف کو جو شرف وفضیلت حاصل ہے اس میں ان کا کوئی سہیم وشریک نہیں۔ نواب بھوپالی ہی لکھتے ہیں کہ حق ایں است کہ شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ در ترجمہ بغاری یکے از افراد ایں افت است عقل اوریں کاروبار خصوصا دریں روزگار احدے معلوم نیست واللہ یختص برحمۃ من یشاء بندۂ عاجز در دیں بر تربت شریف اور سیدہ نمی تراند گفتن کہ کدام روح وریحان برکاتش مشاہدہ نمود (تقصار صفحہ ۱۱۲ عجالہ نافعہ صفحہ ۲۵)

نواب صدیق حسن بھوپالی اپنی دوسری کتاب میں لکھتا ہے کہ توالیف ایشا در بلادِ ہند قبول وشہرت تمام وار دوہم نافع ومفید افتادہ۔ کاتب حروف بزیارت مرقد شریف مکرر فیضیاب شدہ وکشئے عجیب ودبستگی غریب دراں مقام یافتہ (اتحاف اضبلا ص ۳۰۴ عجالہ نافعہ ص ۳۵)

(شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ معروف شخصیت ہیں جن کے علم وعمل کے فریقین نہ صرف معترف بلکہ مداح ہیں)۔

شیخ عبد الوہاب مکی علیہ الرحمۃ

شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ اپنے شیخ اور مرشد شیخ عبدالوہاب قادری متقی مکی علیہ الرحمۃ کا طریقہما ثبت بالسنہ صفحہ ۶۸ میں بیان فرماتے ہیں:۔

قلت فبهذه الروايه يكون عرسه تاسع الربيع الاخر وهذا هو الذى ادركنا عليه سيدنا الشيخ الامام العارف الكامل الشيخ عبد الوهاب القادرى المتقى المكى فانه قدس سره كان يحافظ يوم عرسه رضى الله تعالىٰ عنه هذا التاريخ اما اعتماد اعلى هذه الروية او على ماراى من شيخه الشيخ الكبير على المتقى اومن غيره من المشائخ رحمهم الله تعالىٰ

ہم کہتے ہیں کہ اس روایت کے مطابق (حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کا عرس مبارک ۹ ربیع الآخر کو ہونا چاہئے۔ ہم نے اپنے پیرو مرشد سیّدنا امام عارف کامل شیخ عبدالوہاب قادری متقی مکی سرہ العزیز کو پایا ہے کہ شیخ قدس سرہ العزیز آپ (غوثِ اعظم) کے عرس کے دن کیلئے یہی تاریخ یادرکھتے تھے لیکن اس روایت پر اعتماد کرتے ہوئے یا اس سبب سے کہ اپنے پیرو مرشد شیخ کبیر علی متقی قدس سرہ یا اور کسی بزرگ کو دیکھا ہو۔

فائدہ...... نہ صرف ایک ولی اللہ کے متعلق ہے بلکہ مشائخ کاملین سے گیارہویں ثابت ہے۔

شیخ امان اللہ پانی پتی علیہ الرحمۃ

شیخ امان اللہ پانی پتی علیہ الرحمۃ کے حالات میں شیخ المحدثین عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ یازدہم ماہ ربیع الآخر عرس غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کرد ...... ماہ ربیع الآخر شریف کی گیارہ تاریخ کو حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرس مبارک کیا کرتے تھے۔ (اخبار الاخیار شریف، صفحہ ۲۴۲ مطبوعہ دیوبند)

فائدہ...... یہ شیخ امان اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ولی کامل پونے چھ سو سال پہلے پانی پت ہند میں مشہور بزرگ گزرے ہیں اس وقت سے گیارہویں شریف کے عامل تھے جبکہ ابھی وہابیت نجدیت کا نام ونشان تک نہ تھا۔ اس سے ثابت ہوا کہ گیارہویں شریف تو بدعت نہ ہوئی یہ بعد کو پیدا ہو کر شور مچا رہے ہیں تو در حقیقت یہی خود ہیں۔

مرزا مظہر جانِ جاناں علیہ الرحمۃ

ملفوظات مرزا مظہر جان جاناں علیہ الرحمۃ میں وہ اپنا واقعہ بیان فرماتے ہیں جو کہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کی تصنیف لطیف 'کلماتِ طیبات' میں ہے کہ درمنامے دیدم کہ درصحرائے وسیع چبوترہ ایست کلاں و اولیاء بسیار در آنجا حلقہ مراقبہ دارند و در وسط حلقہ حضرت خواجہ نقشبند دوزانو حضرت جنید قدس اللہ اسرارہم تکیہ نشستہ اند و آثار استغنا از ماسوا و کیفیات حالات فنا بر سید الطائفہ ظاہر ست ہم کس از انجا برخاستند گفتم کجا میروند کسی گفت باستقبال امیر المؤمنین علی المرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پس حضرت امیر تشریف فرما شدند۔ شخصے گیم پوش سر و پا برہنہ ژولیدہ مو ہمراہ حضرت امیر نمودار گشت آنحضرت دستش در دست خود بکمال تواضع و تعظیم گرفتہ اند گفتم ایں کیست کسے گفت خیر التابعین اویس قرنی است آنجا حجرہ مصفا درکمال نورانیت ظاہر شد ہمہ عزیزان درآں حجرہ در آمدند گفتم کجا رفتند کسے گفت امروز عرس حضرت غوث الثقلین ست بتقریبِ عرس تشریف بروند۔

(ترجمہ) میں نے خواب میں ایک وسیع چبوترہ دیکھا جس میں بہت سے اولیاء کرام حلقہ باندھ کر مراقبہ میں ہیں اور ان کے درمیان حضرت خواجہ نقشبند دوزانو اور حضرت جنید تکیہ لگا کر بیٹھے ہیں۔ استغنا ما سواء اللہ اور کیفیاتِ فنا آپ میں جلوہ نما ہیں۔ پھر یہ سب حضرات کھڑے ہوگئے اور چل دیئے میں نے ان سے دریافت کیا کہ کیا معاملہ ہے؟ تو اُن میں سے کسی نے بتایا کہ امیر المؤمنین حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے استقبال کیلئے جا رہے ہیں۔ پس حضرت علی المرتضٰی شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم تشریف لائے۔ آپ کے ساتھ ایک گلیم پوش ہیں جو سر اور پاؤں سے برہنہ ژولیدہ بال ہیں۔ حضرت علی المرتضٰی کرم اللہ وجہہ الکریم نے ان کے ہاتھ کو نہایت عزت اور عظمت کے ساتھ اپنے مبارک ہاتھ میں لیا ہوا تھا۔ میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ تو جواب ملا کہ یہ خیر التابعین حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ ہیں پھر ایک حجرہ شریف ظاہر ہوا جو نہایت ہی صاف تھا اور اس پر نور کی بارش ہو رہی تھی۔ یہ تمام باکمال بزرگ اس میں داخل ہوگئے، میں نے اس کی وجہ دریافت کی تو ایک شخص نے کہا آج حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کا عرس (گیارہویں شریف) ہے۔ عرس پاک کی تقریب پر تشریف لے گئے ہیں۔ (کلمات طیبات فارسی صفحہ ۷۷، ۷۸ مطبوعہ دہلی)

تعارف مظہر جانِ جاناں علیہ الرحمۃ

مرزا مظہر جانِ جاناں علیہ الرحمۃ کے **متعلق** مولوی ابویحییٰ امام خاں نوشہروی (جو کہ اہلحدیث مکتب فکر سے تعلق رکھتے ہیں) نے اپنی کتاب ’ہندوستان میں اہلحدیث کی علمی خدمات‘ میں اُن کو ’اہلحدیث‘ لکھا ہے۔

تبصرہ اُویسی غفرلہٗ...... **غیر مقلدین** نے صرف اپنے نمبر بڑھانے کیلئے انہیں اپنا ہمنوا لکھ دیا ورنہ حقیقت یہ ہے کہ حضرت مرزا جان جاناں **سلسلۂ نقشبندیہ** کے سرتاج ہیں قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ کی **تفسیر مظہری** انہی کے نام سے موسوم ہے اور مرزا جان جاناں پایہ کے ولی اللہ ہیں انہوں نے گیارہویں شریف کی عظمت کس شان سے بتائی کہ اس میں سیّدنا علی المرتضیٰ اور سیّدنا اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی شمولیت کا ذکر کیا اور گیارہویں شریف کی محفل پر نور کی بارش کا مشاہدہ کیا۔ لیکن افسوس ہے کہ ان کو اپنا پیشوا مان کر پھر بھی محفل گیارہویں شریف کے خلاف بکواسات کرتے ہیں۔

شاہ ولی اللہ محدث دھلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مرزا مظہر جان جاناں علیہ الرحمۃ کے **ملفوظات** اپنی تصنیف لطیف ’**کلمات طیبات**‘ میں جمع فرمائے ہیں اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کو بھی یہ غیر مقلدین اہلحدیث ’اہلحدیث‘ شمار کرتے ہیں۔ ہم کہتے ہیں اگر واقعی ان کو اپنا آدمی سمجھتے ہو تو پھر اُن کے عقائد اور نظریات کو شرک و بدعت کہتے ہو۔

نہ خوفِ خدا نہ شرم نبی　　　یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

ابوالکلام آزاد کے والد گرامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے سچ فرمایا ہے ۔

وہابی بے حیا ہیں یارو　　　ان کو تڑاتڑ جوتے مارو یارو

(تذکرہ ابوالکلام)

تعارف شاہ عبد العزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ

آپ ہمارے تو پیشوا ہیں ہی۔ آپ تیرہویں صدی کے مجدد ہیں اس کا دیوبندیوں کو بھی اقرار ہے اور غیر مقلدین وہابی بھی آپ کو اپنا پیشوا قرار دیتے ہیں۔ اور ہندوستان میں اہلحدیث کی علمی خدمات صفحہ ۱۶ پر ان کو اہلحدیث قرار دیتے ہوئے لکھا ہے کہ شاہ عبدالعزیز صاحب کی علمی وروحانی سرگرمیاں محفل قال وحال تک ہی محدود نہیں بلکہ مسلمانوں کی عام رفاہ کا خیال بھی ہر وقت دامن گیر ہے۔

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کی تصانیف مثلاً فتاویٰ عزیزی، تحفہ اثناء عشریہ، تفسیر عزیزی کو بھی ابویحییٰ امام خاں نوشہروی نے 'اہلحدیث کی علمی خدمات' قرار دے کر اپنے مسلک کی ہی کتابیں تسلیم کی ہیں۔

آپ ملفوظاتِ عزیزی میں گیارہویں شریف کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں کہ روضہ حضرت غوثِ اعظم را کہ کافی گویند تاریخ یازدہم بادشاہ وغیرہ اکابرانِ شہر جمع گشتہ بعد نمازِ عصر کلام اللہ وقصائد مدحیہ وآنچہ حضرت غوث در وقت غلبہ حالات فرمودہ اند وشوق انگیز بے مزامیر تا مغرب میخوانند بعد ازاں صاحب سجادہ درمیان و گرد اگرد او مریدان نشستہ وصاحبِ حلقہ استادہ ذکرِ جہر میگویند دریں اثناء بعضے را وجد وسوزش ہم میشود از چیزے از قبیل سابق خواندہ آنچہ تیاری باشد از مثل طعام وشیرینی نیاز کردہ تقسیم کردہ نماز عشاء خواندہ رخصت میشوند۔

(ترجمہ) حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے روضہ مبارکہ پر گیارہویں تاریخ کو بادشاہ وغیرہ شہر کے اکابر جمع ہوتے۔ نمازِ عصر کے بعد مغرب تک کلام اللہ کی تلاوت کرتے اور حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مدح اور تعریف میں منقبت پڑھتے، مغرب کے بعد سجادہ نشین درمیان میں تشریف فرما ہوتے اور اُن کے ارد گرد مریدین اور حلقہ بگوش بیٹھ کر ذکر جہر کرتے۔ اسی حالت میں بعض پر وجدانی کیفیت طاری ہوجاتی۔ اس کے بعد طعام شیرینی جو نیاز تیار کی ہوتی تقسیم کی جاتی اور نمازِ عشاء پڑھ کر لوگ رُخصت ہوجاتے۔ (ملفوظاتِ عزیزی فارسی صفحہ ۶۲ مطبوعہ میرٹھ)

نوٹ...... الحمدللہ تا حال یہی طریقہ بغداد شریف میں آستانہ عالیہ پر مروج ہے۔ گیارہ ربیع الثانی کو جا کر خود مشاہدہ کریں۔ الحمدللہ ہم نے یہ حال اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔

مزید فتوے

سوال...... درمقدمہ مہندی ہا کہ شب یازدہم ربیع الثانی روشن میکنند ومنسوب بجناب سیّد عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز مے نمایند و نذر ونیاز مے آرند و فاتحہ مے خوانند۔

جواب...... روشن کردن مہندی حضرت سیّد عبدالقادر ا ینہم بدعتِ سیئہ است زیر کہ ہچو مفسدہ وقباحت در تعزیہ ساختن است ہمیں قسم در مہندی متصوراست وفاتحہ خواندن وثوابِ آں باروا ح طیبہ رسانیدن فی نفسہٖ جائزو درست است۔

اب سوال وجواب کا اُردو میں ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔ سوال حاجی محمد ذکی دیوبندی نے کیا ہے۔

سوال...... اس مسئلہ میں کیا حکم ہے کہ مہندی شب یازدہم ربیع الآخر میں روشن کرتے ہیں اور اُس کو منسوب ساتھ جناب عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز کرتے ہیں اور نذر ونیاز وفاتحہ کرتے ہیں؟

جواب...... روشن کرنا مہندی حضرت سیّد عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز کا یہ بھی بدعتِ سیئہ ہے اس واسطے کہ جو قباحت تعزیہ داری میں ہے وہی قباحت مہندی میں بھی ہے اور فاتحہ پڑھنا ثواب اس کا ارواح طیبہ کو پہنچانا فی نفسہٖ جائز ہے۔

(فتاویٰ عزیزی فارسی جلد ا صفحہ ۷۴، ۷۵ مطبوعہ دہلی۔ فتاویٰ عزیزی اُردو صفحہ ۱۲۶ مطبوعہ کراچی)

فائدہ...... شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے واضح الفاظ میں گیارہ ربیع الثانی کو سیّدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روح مقدس کو فاتحہ کا ثواب پہنچانا جائز قرار دیا ہے۔ اہل سنت وجماعت حضرات بھی گیارہویں شریف میں ایصال ثواب ہی کرتے ہیں۔

مزید براں...... ملفوظاتِ عزیزی میں تو شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے رمضان شریف کے ماہِ مقدس میں بڑے عرس بیان فرمائے ہیں۔ ۳ رمضان کو سیّدۃ النساء فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا عرس مبارک اور ۱۶ رمضان کو اُم المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا عرس مقدس۔ ۲۱ رمضان کو علی المرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم کا عرس مبارک اور خواجہ نصیر الدین چراغ دہلوی کے عرس مبارک بھی بیان فرمائے ہیں۔ اصل فارسی کی عبارت ملاحظہ ہو:۔

عرس کلاں دریں ماہ (رمضان) مبارک اند تاریخ سوم عرس حضرت فاطمہ ودر شانز دہم عرس حضرت عائشہ وحضرت علی بتاریخ نوزدہم زخمی شدند ودر شب یکم رحلت فرمودند وعرس نصیر الدین چراغ دہلی۔ (ملفوظاتِ عزیزی فارسی صفحہ ۵۰ مطبوعہ میرٹھ)

عرس ہی عرس...... عرس کا لفظ سن کر مخالفین کو شرک وبدعت کا ہیضہ ہو جاتا ہے۔ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے متعدد اعراس کا ذکر کر کے ان کے مرض کو اور بڑھا دیا ہے اور گیارہویں شریف بھی حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرس ہے جسے بڑی گیارہویں کہا جاتا ہے۔

نوٹ...... مذکورہ بالا حوالہ جات ان اولیاء وعلماء کے عرض کیے جو مخالفین کو مُسلم ہیں چند مزید دیگر بزرگوں کے حوالہ جات ملاحظہ ہوں۔